مجلس سوال و جواب

❁......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:** حدیث میں آیا ہے کہ باجماعت نماز مختصر کی جائے۔ مختصر سے کیا مراد ہے؟ نیز جب امام نماز پڑھا رہا ہو تو بعض اوقات مقتدی کی آخری دعائیں رہ جاتی ہیں۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باجماعت نماز مختصر کرنے کا جو ذکر ہے وہ امام کے لئے ہے کیونکہ مختلف قسم کے لوگ پیچھے ہوتے ہیں۔ بچے بھی ہوتے ہیں، بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بیمار بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز مختصر پڑھاؤ تا کہ لوگوں کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن مختصر کا معیار مختلف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر نماز بھی ہماری لمبی نمازوں سے زیادہ ہوتی تھی اور آپ کے جو نوافل تھے، ان کے بارے میں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل کا تو پوچھو ہی نہ کہ ان کی کیا لمبائی تھی، کیا خوبصورتی تھی۔ کچھ نہ پوچھو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم سفر پر تھے۔ وہاں پرانی تاریخی عمارات دیکھ رہے تھے۔ ایک جگہ مسلمان بادشاہوں کی پرانی مسجد تھی۔ وہاں ہم نے نماز پڑھنی شروع کی۔ ظہر و عصر کی نماز پڑھنی تھی تو ہمیں نماز پڑھتے ہوئے کوئی پینتیس چالیس منٹ لگ گئے۔ لوگوں کے لئے بڑی حیرت انگیز بات تھی کہ اتنی لمبی نماز پڑھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سو مختلف موقعوں پر حالات کی مناسبت سے نمازیں لمبی اور چھوٹی ہوتی ہیں۔ فرمایا: ابھی میں امریکہ گیا ہوں تو ایک بچہ نے مجھے خط لکھا کہ آپ رکوع اتنا لمبا کرتے ہیں۔ کیا دعائیں کرتے ہیں۔ ہمیں بھی بتا دیں۔ تو مختلف حالات اور مواقع کی مناسبت سے نمازوں کی ادائیگی کم یا زیادہ وقت لیتی ہے۔ لیکن اگر مجھے کوئی بوڑھے کھانستے ہوئے محسوس ہوں یا بچہ روتا ہو تو میں فوراً نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ حدیث میں یہی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بھی ایسی صورت میں نماز چھوٹی کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اختصار مختلف حالات میں مختلف ہوتا ہے۔ لیکن ہماری عموماً نمازیں دس سے تیرہ چودہ منٹ کے اندر اندر ہوتی ہیں۔ یہ مختصر ہی تو ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا مختصر کی جائے۔ لیکن بعض غیر احمدی جو ہیں انہوں نے اختصار کا الٹا مطلب لے لیا ہے۔ ایک ہمارا غیر احمدی کارکن یونیورسٹی کے دفتر میں ہوتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ ہمارے مولوی صاحب بڑی اچھی تراویح پڑھاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس طرح سے؟ تو کہنے لگا کہ ایسی تیزی سے قرآن شریف پڑھتے ہیں کہ مزا آجاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کتنی دیر میں پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا کہ ہم آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ منٹ لگتے ہیں۔ اس بارہ منٹ میں پورا سپارہ بھی پڑھ جاتے ہیں، سجدے بھی کر دیتے ہیں، رکوع بھی کر دیتے ہیں، قیام بھی ہو جاتا ہے۔ تو ایسی مختصر کا حکم نہیں ہے۔ مختصر وہ ہو جو reasonable ہو۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بہت زیادہ بیمار ہیں، ان کے لئے تو ویسے ہی اجازت ہے کہ مسجد میں نہ آئیں اور چھوٹے بچوں کو بھی نہ لائیں۔ عورتوں کے لئے ویسے ہی فرض نہیں ہے۔ اختصار سے مراد یہی ہے کہ reasonably مختصر ہو یا لمبی ہو ٹکریں مارنا مقصد نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض امام خاموش نماز تیزی سے پڑھ رہے ہوتے ہیں، سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں، بعد میں سورۃ بھی مختصر سی پڑھ لیتے ہیں۔ دوسرا آدمی جو پیچھے ہے ابھی سورۃ فاتحہ ہی پڑھ رہا ہوتا ہے۔ امام کی تیزی کی وجہ سے بعض لوگوں کی تو سورۃ فاتحہ بھی مکمل نہیں ہوتی۔ تو امام نے جو کچھ پڑھ لیا، وہی مقتدی کے لئے ہو گیا۔ اگر آپ نے دعائیں نہیں بھی کیں تو کوئی بات نہیں۔ دعائیں نماز کا کوئی فرض حصہ تو نہیں ہیں۔ آپ التحیات میں بیٹھتے ہیں اور درود شریف کے بعد جو دعائیں پڑھتے ہیں اس کے علاوہ اور بھی بعض دعائیں ہیں، ضروری نہیں ہے کہ جو آپ کی نماز کی کتاب میں درود شریف کے بعد دعائیں لکھی ہوئی ہیں، وہی پڑھنی ہیں۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی دعائیں ہو سکتی ہیں۔ تو بعض دفعہ امام لمبی التحیات بیٹھتا ہے، بہت زیادہ دعائیں پڑھ رہا ہوتا ہے۔ آپ کو تو نہیں پتہ ہوتا۔ آپ بار بار دعائیں دہرا رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے امام کے پیچھے جو نماز ہے، چاہے آپ کچھ دہرا رہے ہیں یا نہیں دہرا رہے۔ جو امام نے پڑھ لیا وہی آپ کے لئے بھی ہو گیا اور جو امام نے دعائیں کیں وہ آپ کے لئے بھی ہو گئیں۔ کیونکہ امام کے پیچھے آپ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لطیفہ ہے کہ ہمارے ایک بزرگ ہوتے تھے، وہ بڑی تیزی سے نماز پڑھایا کرتے تھے۔ سجدہ بھی بڑی تیزی سے کر لیتے تھے۔ ذرا بڑی عمر کے ایک بزرگ ان کو کہنے لگے کہ آپ جتنا چاہیں سجدہ چھوٹا کریں اور تیزی سے نماز پڑھائیں، میں ایک دفعہ 'سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی' پڑھ ہی لیتا ہوں۔ تو خواہ کم پڑھیں یا زیادہ پڑھیں، امام کے پیچھے آپ کی نماز ہو گئی۔

❁......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:** جرمنی میں ہم پہلی اسلامی جماعت ہیں جس کو صوبہ ہیسن میں ایک سرکاری سٹیٹس (Status) ملا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم عیسائیوں کے چرچ کے برابر ہو گئے ہیں۔ کیا اب ہم بھی اپنے سکولز وغیرہ بنایا کریں گے اور ٹیکس وغیرہ اکٹھا کیا کریں گے؟

❁......**اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** پاکستان کی پارلیمنٹ نے ہمیں سرکاری غیر مسلمان بنایا تھا اور جرمنی کی حکومت نے ہمیں سرکاری مسلمان بنا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب جو بھی سٹیٹس مل گیا ہے۔ اب آپ ہر چیز کر سکتے ہیں۔ آپ کے اتنے ذرائع اور وسائل ہوں تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ افریقہ میں بھی ہم رجسٹرڈ ہیں، وہاں بھی تو ہم نے سکول بنائے ہوئے ہیں۔ ہمارے سینکڑوں سکول ہیں اور کئی ہسپتال ہیں۔ اور دوسرے مختلف ادارے ہیں۔ کمپیوٹر کے ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ تو یہاں بھی اگر جماعت چاہے اور بنانے کی اجازت ہے اور اگر جماعت افورڈ (afford) کر سکتی ہے، تو کرنا چاہئے۔ ضرور کریں۔ آخر جماعت نے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھنا ہی ہے۔ یہیں تو نہیں رہنا۔ ہمارا گول (Goal) صرف یہ تو نہیں تھا کہ ہم جماعت کو وہ سٹیٹس دلوا دیں کہ مسلم آرگنائزیشن قبول کر لیا۔ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم نے تبلیغ کرنی ہے۔ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور اس کو لے کر آپ آگے بڑھتے جائیں گے تو پھر یہی سکول آپ کے سکول بن جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ اپنے بھی کھولتے رہیں۔

❁......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** تبلیغی سٹینڈ پر مختلف قسم کے سوال کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام میں خواتین کا کردار کیا ہے؟ اسلام میں عورتیں تو مردوں سے اتنی دور رہتی ہیں اور مختلف فیلڈز میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر ہی نہیں سکتیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اب اس کے بعد ہر مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے کچھ ذمہ داریاں دے دیں۔ ایک کو کہا تم باہر کے کام سنبھالو اور ایک کو کہا کہ تم گھر سنبھالو اور اپنی نسل کی اچھے رنگ میں تربیت کرو۔ اپنے علم کو ان کی تربیت پر خرچ کرو تا کہ وہ اچھے شہری بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کہیں نہیں روکا کہ تم ڈاکٹر نہ بنو اور خدمت نہ کرو۔ پرانے زمانے میں جنگوں میں بھی عورتیں نرسنگ کرتی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک دین کا علم ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدھا علم عائشہؓ سے سیکھو۔ یعنی آدھا علم عائشہؓ سے اور آدھا علم باقی تمام مرد صحابہؓ سے۔ تو یہ ایک عورت کا مقام ہے۔ عورت کو اسلام نے سب کچھ دیا۔ اسلام نے عورت کو وراثت کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو طلاق کا حق دیا۔ یہ یورپ، ویسٹ (West) والے تو ابھی سو پچاس سال کی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں آزادی کو آئے ہوئے ابھی پچاس ساٹھ سال ہی ہوئے ہیں، لیکن یہ تعلیمات ہمیں تو بہت پہلے مل گئی ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں عورتیں کام بھی کرتی ہیں۔ اس لئے یہ پابندی کوئی نہیں کہ ہم کام نہیں کر سکتیں۔ ہماری لڑکیاں ٹیچر ہیں۔ ہماری عورتیں ڈاکٹر ہیں، نرسیں ہیں، کمپیوٹر سائنس میں ہیں، ریسرچ میں ہیں۔ اس وقت سوئٹزرلینڈ میں بگ بینگ پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ وہاں جو سائنٹسٹ ہیں ان میں ایک احمدی عورت بھی ہے۔

اس لئے احمدی ہر جگہ شامل ہوتے ہیں اور ہر جگہ کام کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جو پہلے فرائض ہیں ان کو ہم سامنے رکھیں۔ دوسری چیزیں ثانوی حیثیت کی ہیں۔ تم ان کو کہو کہ مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہے، تمہیں کیا تکلیف ہے؟

❁......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** جیلیٹین (Gelatin) بہت سی کھانے کی اشیاء میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بارہ میں جماعت کا کیا موقف ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: جیلیٹین مختلف ذریعوں سے بنتی ہے۔ کچھ جانوروں کی ہڈیوں سے بناتے ہیں۔ اس میں سؤر کی ہڈیاں بھی شامل کر دیتے ہیں اور اس پر سؤر کا نام لکھا ہوتا ہے۔ کچھ vegetable gelatin ہیں جو Aloe Vera سے بھی بنتی ہیں اور کچھ اور پودے ہیں۔ beans سے بھی جیلیٹین بنتی ہے۔ تو یہ جیلیٹین تو حلال ہیں۔ اور جس پر سؤر بنا ہوا جیلیٹین لکھا ہو، وہ نہ کھاؤ۔ بسکٹوں میں جہاں جیلیٹین ہوتی ہے وہاں بھی لکھا ہوا ہوتا ہے ہو ایسے بسکٹ نہ کھایا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: آپ لوگ تو بغیر پڑھے چاکلیٹ بھی کھا جاتے ہیں اور بہت سارے لوگ میرے لئے بھی تحفہ لے آتے ہیں اور جب میں اسے دیکھتا ہوں تو اس میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ اس میں شیمپین ملی ہے۔ اس میں فلاں شراب ملی ہے۔ اس میں فلاں چیز ہے۔ اور آپ منہ میں ڈالتے ہیں اور نرم کر کے نگل گئے۔ اسکے بعد پتہ ہی نہیں چلتا کہ نشہ چڑھا کہ نہیں چڑھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: اب انہوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے۔ الکحل فری چاکلیٹ بھی ملتا ہے۔ ڈبوں کے پیچھے لکھا ہوتا ہے۔ تو وہ جیلیٹینز جو حلال اشیاء سے بنی ہو، آپ کھا سکتی ہیں۔ وہ آپ کھا لیا کریں۔ باقی احتیاط تو بہر حال کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ سوال اٹھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو بسکٹ یورپ سے آتے ہیں، ان میں سؤر کی چربی ڈالی ہوتی ہے۔ اسلئے تم لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ نہیں کھانے چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ سؤر کی چربی پہ بسم اللہ پڑھو اور کھا جاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: اب عقل ہمارے ہاں اتنی ہے کہ عقل کے بغیر نقل مارتے ہیں۔ وہاں یوکے میں ان کا احمدیہ بلیٹن نام کا رسالہ چھپتا ہے۔ اس میں کھانے پکانے کے طریقے بھی لکھے ہوتے ہیں۔ اس میں جس کسی نے کیک بنانے کا طریقہ نقل کیا، اس کو پتہ ہی نہیں کہ کیک کس طرح بناتے ہیں۔ کبھی تجربہ بھی نہیں کیا ہو گا۔ بس کسی عورت یا مرد نے اپنا نام دینا تھا کہ میرا رسالہ میں نام آجائے۔ اس نے ساری recipe لکھ دی اور اس میں لکھا تھا کہ Lard بھی اس میں ڈالنا ہے۔ اب Lard سؤر کی چربی ہوتی ہے۔ اب وہاں سے کسی نے یہ recipe لے کر جماعت کے رسالہ میں دے دی کہ کیک بنانا ہے، اس میں Lard ڈال دیں۔ اب اس سے لوگ سمجھیں گے کہ اب Lard حلال ہوگیا ہے کیونکہ جماعت کے رسالہ میں آگیا ہے۔ اتفاق سے میری نظر پڑ گئی تو میں نے ان کو کہا کہ یہ آپ نے کیا دیا ہے۔ تو بعد میں انہوں نے تردید کی اور لکھا کہ یہ ہم سے غلط ہوگیا تھا۔ اس لئے احتیاط کرنی چاہئے۔

❁ ...... **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** روز کے روز صدقہ نکال کر جب کافی سارا جمع ہو جائے تو اس کو کدھر استعمال کرنا چاہئے؟ میں زیادہ دیر اسے گھر میں رکھنا نہیں چاہتی۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھی عادت ہے، روز صدقہ نکالتی ہو۔ صدقہ نکال کر جمع کر لیا کریں۔ اگر کوئی ایسا نہ ملے جس کو دے سکیں تو پھر مہینہ کے آخر پر کسی جگہ دے دیں۔ جماعت کے صدقات میں دے دیں۔ کسی چیریٹی میں دے دیں۔ جس کا پتہ ہو کہ صحیح طرح استعمال ہو رہا ہے۔ Save The Children چیریٹی ہے یا اور بہت سی چیریٹیز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: مریم فنڈ میں فنڈ کے طور پر دیں۔ صدقہ کر کے نہ دیں۔ صدقہ غریب کو دیں اور آپ مختلف جگہوں پر دے سکتی ہیں۔ روز کا روز نکالتی ہیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ نکالنا چاہئے۔ میں خود روز نکالتا ہوں، پھر اکٹھا کر کے کسی کو دے دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: مریضوں کی امداد میں بھی دے سکتی ہو۔ افریقہ میں ہمارے بہت سارے غریبوں کے فنڈ ہیں، ان میں صدقہ دے سکتی ہو۔ ہیومینٹی فرسٹ میں دے سکتی ہو۔ ان کو جمع کروا دو، ان کو ضرورت پڑتی ہے۔ جرمنی والے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بینن میں دار الیتامیٰ چلا رہے ہیں اور پھر کچھ ہسپتال کھول رہے ہیں تو وہاں مدد ہو جائے گی۔ بلکہ وہاں صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔ اس طرح یتیم خانہ کے لئے یا ہسپتال کے لئے وہ ایسا صدقہ ہے کہ تمہاری رقم تو وہاں ایک دفعہ دی گئی ہے لیکن کیونکہ وہ ایسا کام ہے جو مستقل جاری ہے اور اس سے مخلوق کی خدمت ہو رہی ہے۔ تو اس کو صدقہ جاریہ کہتے ہیں۔ وہاں تمہارا نام آجاتا ہے۔ ظاہری نہ بھی آئے تو اللہ تعالیٰ کی فہرست میں ضرور آجاتا ہے۔

❁ ...... **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز پہلے خطبہ اور خطبہ ثانیہ کے درمیان وقفہ کے لئے بیٹھتے کیوں ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: یہ سنّت ہے۔ سنت پر عمل کرتے ہیں۔ خطبہ ثانیہ مسنون خطبہ کہلاتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیا کرتے تھے۔ خطبہ کے پہلے حصہ میں لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو باتیں کہنی ہوتی تھیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک وقفہ کے لئے بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ پڑھا کرتے تھے۔ اس خطبہ ثانیہ کی اللہ تعالیٰ کے کلام پر بنیاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنّت تھی۔

❁ ...... **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** ٹوٹکوں کے بارہ میں جماعت کا کیا عقیدہ ہے کہ فلاں عمل کریں تو آپ کا فلاں مسئلہ حل ہو جائے گا اور مشکل دور ہو جائے گی۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: یہ فضولیات ہیں، لغویات ہیں۔ میں تو اس کو نہیں مانتا۔ باقی ٹوٹکے اور بھی چیز ہیں۔ بعض روایتیں چلی آتی ہیں۔ بعض چھوٹے چھوٹے نسخے ہوتے ہیں جو گھروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس سے بعض چیزیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ٹوٹکہ بعض گھروں والے دیتے ہیں، بعض بچوں پر کامیاب بھی ہوتا ہے، میں بھی دے دیتا ہوں کہ چنے کی دال جو ہے، اگر کسی کا قد چھوٹا ہے تو پہلے دن ایک دانہ بھگو کے کھاؤ۔ پھر اگلے دن دو، پھر چار پھر آٹھ، پھر سولہ، اور جب چائے کی چمچی کے برابر لیول ہو جائے تو اس کو چالیس دن تک کھاؤ تو قد بڑھ جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے اس سے قد بڑھے ہیں۔ اس قسم کے ٹوٹکے ٹھیک ہیں۔ بعض کی اولاد نہیں ہوتی تو کالی مرچ کا نسخہ استعمال کرتے ہیں۔ نسخہ بھی ہے اور ٹوٹکہ بھی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ جس گھر میں دو بہنوں کی شادی ہوئی تو اس کو بلا لو، فلاں کو بلا لو، تو یہ ہو جائے گا، ان میں کوئی خدائی تاثیرات پیدا ہو جائیں گی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔

❁ ...... **ایک واقفہ نو نے** اپنے اڑھائی سال کے بیٹے کے بارہ میں رہنمائی کی درخواست کی کہ بیٹا بہت Hyper ہے اور بات نہیں مانتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: چاکلیٹ کھاتا ہے تو hyper ہو جاتا ہے۔ اگر hyper ہے تو کیا ہو گیا؟ active ہو گا۔ آجکل تو یہ مشکل پڑ گئی ہے کہ بچہ ذرا سا active ہو جائے تو لوگ ماں کو کہتے ہیں hyper ہو گیا۔ hyper ہو گیا تو کیا ہو گیا۔ اچھا intelligent ہوتا ہے۔ بڑا ہو کر intelligent نکلے گا، انشاء اللہ۔

اس پر واقفہ نو نے کہا کہ بات نہیں مانتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: آپ کونسا مانا کرتی تھیں۔ اپنے ماں باپ سے پوچھا ہے کہ آپ مانتی تھیں؟ کسی نہ کسی کا کیرکٹر اس میں آگیا ہو گا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کہنا نہیں مانتا۔ بچوں کو ان کی نفسیات کے مطابق treat کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ اگر کہہ دیا کہ یہ کام نہیں کرنا اور وہ روتا ہے، چیختا ہے، دھاڑتا ہے، چیزیں ادھر اُدھر پھینکتا ہے۔ اس کے بعد آپ بات مان لیتی ہیں تو وہ کہہ دے گا کہ آپ سے بات منوانے کا طریقہ یہی ہے کہ دھاڑو اور شور مچاؤ اور اپنی بات منوا لو۔ دو دفعہ آپ انکار کریں گی، نہیں مانیں گی تو ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کی ضد اگر پوری کریں گی تو اور ضدی ہوتا جائے گا جس کو پھر آپ hyper کہہ دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا: یہ بھی نہ ہو کہ کچھ نہیں دینا۔ اگر وہ کوئی چیز مانگ رہا ہے اور اس سے کسی کا اور اس کا اپنا کوئی نقصان نہیں ہے اور نہ آپ کا نقصان ہے تو دے دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ بچوں کو ماں باپ انکار کر کے بھی ضدی بنا لیتے ہیں یا ہر بار ضد سے منوانے کے بعد بناتے ہیں۔ اس لئے پہلے بچوں کی نفسیات پڑھیں اور اس کے مطابق بچوں کو treat کیا کریں۔

بارہ بج کر پچیس منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

(باقی آئندہ)